سبق نمبر:۱۹

"سوشل میڈیا کے استعمال کرنے والوں کے لیے ہدایات"

انٹرنیٹ کے ذریعہ جتنے ذرائع ابلاغ جن میں فیس بک، واٹس اپ اور مختلف ویب سائٹس کا استعمال شریعت کے دائرہ میں رہ کر اخلاص کے ساتھ کیا جائے تو اس دور جدید میں اس سے بہت سے فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ان کے استعمال میں کسی بھی قسم کی کوتاہی فوائد کے بجائے بے پناہ نقصانات اور اعمال کی خرابی کا سبب بنتی ہے جس کا ہر ایک شخص آج اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہے، لہذا اس کے استعمال میں مندرجہ ذیل کچھ چیزوں کا ضروری خیال کیا جائے۔

ا۔۔۔کوئی بھی ایسی ویڈیو جس میں غیر محرم مرد یا عورت کی تصویر ہو چاہے وہ ویڈیو کتنی ہی فائدہ مند ہو کتنی ہی نصیحت آموز ہو، اس کا بھیجنا جائز نہیں؛ کیونکہ دین کی اشاعت یاد رکھیں صرف جائز ذرائع سے کرنے کی اجازت ہے، ناجائز ذرائع کو دین کی تبلیغ میں استعمال کرنا یا دوسروں کی اصلاح کے لیے خود گناہ میں مبتلا ہونا جائز نہیں۔ ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہوئے دین کی بات پہنچانے میں ثواب نہیں بلکہ الٹا گناہ ہو گا۔

اصولی غلطی ہم سے یہ ہو رہی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ کیسا ہی ذریعہ استعمال کریں بس کسی طرح لوگ راہ راست پر آجائیں، حالانکہ شریعت کی تعلیم یہ نہیں، دوسروں کو دینی فائدہ پہنچانا اور ان کی اس طرح اصلاح کی فکر کرنا جس سے اپنے ایمان اور دین کو نقصان پہنچے یہ کسی طرح جائز نہیں، جیسے کسی کو راہ راست پر لانے کے لیے مخلوط اجتماعات میں جانا، کسی کو صدقہ کرنے کے لیے چوری کر کے اس کی مدد کرنا، کیا اس کی اجازت ہو سکتی ہے؟ اسی طرح ایسی ویڈیو جس میں غیر محرم مرد یا عورت کی تصاویر ہو کسی کو بھیجنا جائز نہیں۔

قرآن کریم میں یہود کے علماء کی مذمت بیان کی گئی "کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہو کیا تمہیں اتنی بھی سمجھ نہیں (بقرہ:۴۴) لہذا جائز ذرائع سے کسی کی اصلاح ہو سکتی ہو تو کریں، بس اس سے آگے کے ہم مکلف نہیں، ہمارے ذمے جائز ذرائع سے اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے، کوئی شخص ہدایت پر نہیں آرہا تو یہ ہماری نہ ذمہ داری ہے اور نہ ہی ہمارے بس میں ہے؛ کیونکہ جائز ذرائع سے تبلیغ کرنا ہمارا کام ہے اور دل میں بات اتارنا ہدایت دینا یہ صرف اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے، قرآن کریم میں ہے "اے پیغمبر! حقیقت یہ ہے کہ جس کو تم خود چاہو ہدایت تک نہیں پہنچا سکتے بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت تک پہنچا دیتا ہے۔ (القصص:۵۶)

Scanned by CamScanner

۲۔۔۔ایسی کوئی بھی چیز کسی کو بھیجنا جس میں کسی کا مذاق اڑایا گیا ہو یا کسی کی غیبت کا پہلو اس میں ہو جائز نہیں۔

۳۔۔۔کوئی بھی دین کی بات خصوصاً جس کو قرآنی آیت، حدیث پاک یا قول صحابی کہہ کر دوسروں کو بھیجا جارہا ہو تو جب تک کسی مستند عالم دین سے اس کے درست ہونے کی تحقیق نہ کرلی جائے اس کو آگے فارورڈ نہ کیا جائے۔

۴۔۔۔انٹرنیٹ کے استعمال میں سب سے زیادہ خطرہ بد نظری کا ہے اس لئے ان ویب سائٹس اور ان ذرائع سے بہت دور رہا جائے جو اس بد نظری کا سبب بنے، ورنہ ایسا نہ ہو کہ دوسروں کی اصلاح کرنے میں اہم اپنے ہی ایمان اور روحانیت کا نقصان پہنچانے والے بن جائیں۔

۵۔۔۔ایک خاص محدود وقت کے لئے اس کا استعمال کیا جائے یہ نہ ہو کہ گھر والوں، رشتہ دار اور دیگر مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی میں یہ خلل بنیں۔

٦۔۔۔کوئی بھی ایسی ویڈیو جس میں غیر محرم مرد یا عورت کی تصویر ہو چاہے وہ ویڈیو کتنی ہی فائدہ مند ہو، اس کا بھیجنا جائز نہیں؛ کیونکہ دین کی اشاعت یاد رکھیں صرف جائز ذرائع سے کرنے کی اجازت ہے، ناجائز ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دین کی بات پہنچانے میں ثواب نہیں بلکہ الٹا گناہ ہو گا۔

ڈیجیٹل کیمرے سے تصاویر لینے کا حکم:

۷۔۔۔یاد رہے کسی کاغذ یا فریم وغیرہ پر جو تصاویر نقش ہوتی ہیں وہ جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے، البتہ کیمرے سے تصویر لینے کے بعد اس کا اگر پرنٹ نہ نکالا جائے تو بعض علماء کے نزدیک وہ تصویر محرم میں داخل نہیں، یعنی جن تصاویر کے بارے میں وعیدات احادیث میں آئی ہیں بعض علماء کے نزدیک وہ صرف ان تصاویر سے متعلق ہیں جن کا پرنٹ نکال لیا ہو جبکہ دیگر علماء کے نزدیک ہر قسم کی تصاویر چاہے ڈیجیٹل کیمرے سے لینے کے بعد ان کا پرنٹ نکالا گیا ہو یا ویسے ہی کیمرے میں ہوں یہ سب تصاویر حرام ہے.

اختلاف کا مطلب یہ ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی فعل جب حرام نہیں تو اس کو کرتے رہو حالانکہ بہت سے افعال دلائل کی بنیاد پر تو جائز ہوتے ہیں لیکن ان کو معاشرے میں اچھا نہیں سمجھا جاتا بلکہ خلاف مروت سمجھا جاتا ہے، جیسے راستے میں کھانا، راستے میں بیٹھنا، راستے میں بلا عذر پیشاب کرنا وغیرہ۔

یاد رہے کہ جن علماء کے نزدیک ڈیجیٹل کیمرے سے لی گئی تصاویر حرام نہیں، ان کے ہاں بھی یہ بغیر ضرورت جیسے شناختی کارڈ، پاسپورٹ وغیرہ کے علاوہ محض شوقیہ یا تفریح کے لیے تصاویر لینا فعل عبث اور اپنا وقت

Scanned by CamScanner

ضائع کرنا ہے، حدیث میں ہے کہ "آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی فعل سے بچے" (ابن ماجہ: ۳۹۷۶) اس کے علاوہ اس میں عجب پسندی کا خدشہ ہے اس لیے تمام علماء کے نزدیک بلاضرورت اس کا استعمال کوئی اچھا فعل نہیں اس لیے گزارش یہ ہے کہ بلاضرورت شدیدہ اس فعل سے بچا جائے۔

یاد رہے بہت سے جائز افعال جو عام جگہوں پر کرنا بلا کسی کراہت کے جائز ہوتے ہیں بعض وہی افعال کسی مقدس مقامات پر کرنا سخت بے ادبی سمجھا جاتا ہے، جیسے کھانا پینا مسجد میں بلاعذر جائز نہیں، دنیوی باتیں کرنا گھر میں جائز ہے لیکن مسجد میں جائز نہیں، مقدس مقام حرمین شریفین اور تمام مساجد یہ اللہ تعالی کے شعائر (علامات) میں سے ہے، اور شعائر اللہ کی تعظیم کرنے کا حکم ہے، قرآن کریم میں ہے "اے ایمان والو! اللہ کے شعائر (نشانیوں) کی بے حرمتی نہ کرو۔۔۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے (مائدہ: ۲)، اور قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں ان مساجد کا استعمال صرف اللہ تعالی کی عبادت، ذکر و تسبیح اور تلاوت قرآن کریم کے لیے خاص کیا گیا ہے، ان مقدس مقامات پر ڈیجیٹل کیمرے سے محض یادگار کے طور پر یا شوقیہ تصاویر لینا ان مقدس مقامات کی سخت بے ادبی اور توہین کرنا ہے لہذا ان سے بچنا لازم ہے۔

Scanned by CamScanner